سوال

سوال(2)کنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل روایات کی کیا حقیقت ہے ؟

(1)

(2)

(3)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

آپ کے سوالات کے جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں ۔

حدیث (1)

بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یسئل احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسألہ شسع نعلہ اذا انقطع"

ہر کوئی اپنی حاجات اپنے رب سے مانگے یہاں تک کہ جب جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے ۔"

(شعب الایمان للبیہقی 2/41(1116) مجمع الزوائد کتاب الادعیة باب سوال العبد حوائجہ کلھا والاکثار من السوال 10/228 (71221) صحیح ابن حبان (موارد : 2402) عمل الیوم واللیلة لابن السنی (354) ترمذی (3682) الکامل لابن عدی 6/207 تھذیب الکمال 2/1131 مسند

حدیث کے موصول ومرسل ہونے میں اختلاف ہے امام ترمذی نے فرمایا : یہ حدیث غریب ہے اس کو جعفر بن سلیمان از ثابت البنانی از نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے راویوں نے روایت کیا ہے انہوں نے ثابت البنانی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان انس کا ذکر نہیں کیا ۔

یعنی امام ترمذی نے ایک تو جعفر بن سلیمان کے تفرد کی وجہ سے اسے غریب کہا ہے اور دوسرے جعفر بن سلیمان کے اکثر شاگردوں نے اسے مرسل بیان کیا ہے موصول بیان نہیں کیا ۔ اس کے جوابات درج ذیل ہیں ۔

(1) جعفر بن سلیمان کا تفرد مضر نہیں اس لیے کہ یہ مسلم کے راویوں سے ہے ۔ اسے امام احمد، امام یحیی بن معین، امام علی بن المدینی، امام ابن حبان اور امام ابواحمد اور ابن سعد وغیرھم نے ثقہ قرار دیا ہے ۔ دیکھیں :

(تھذیب التھذیب 1/380'382، تقریب ص 56، الکاشف 1/294، تھذیب سیر اعلان النبلاء 1/485، الجرح والتعدیل 2/481)

(2) ۔

1/459 میں فرماتے ہیں :

الح، صالح الحدیث فیہ خفة ولم یضعفہ احد بل قال الازدی عندہ مناکیر"

الح ہے اور صالح الحدیث ہے اس میں کچھ کمی ہے کسی نے اسے ضعیف نہیں قرار دیا لیکن ازدی نے کہا اس کے پاس منکر روایات ہیں ۔"

1/475 میں فرماتے ہیں [illegible] 8/298

فظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :

282

کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے محدثین کا قاعدہ ہے کہ جب موصول ومرسل میں جھگڑا ہو تو حکم موصول کا ہی ہوتا ہے خواہ موصول بیان کرنے والے تعداد میں تھوڑے ہی ہوں ۔ امام نووی فرماتے ہیں :

حیح بل الصواب الذی علیہ الفقھاء والاصولیون ومحققو المحدثین انہ اذا روی الحدیث مرفوعا وموقوفا او موصولا ومرسلا فحکم بالرفع والوصل لانھا زیادة ثقة وسواء کان الرافع والواصل اکثر او اقل فی الحفظ والعدد"

(شرح مسلم للنووی 1/256 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ح بلکہ درست بات وہی ہے جس پر فقہاء اصولیین اور محققین محدثین ہیں کہ جب ایک حدیث مرفوع اور موقوف یا موصول اور مرسل روایت کی گئی ہو تو حکم مرفوع اور موصول کا لگایا جائے گا ۔ اس لیے کہ وہ ثقہ راوی کی زیادت ہے ۔"

خواہ مرفوع اور موصول بیان کرنے والے قوت حفظ اور تعداد میں زیادہ ہوں یا کم ۔ امام نووی کے اس اصولی قاعدہ سے معلوم ہوا کہ جعفر بن سلیمان کے تلامذہ میں سے قطن بن نسیر اور سیار بن حاتم نے اس حدیث کو موصول بیان کیا ہے ۔

باقی تلامذہ اسے مرسل بیان کرتے ہیں تو اس حدیث پر مرسل کا نہیں بلکہ موصول کا حکم لگے گا ۔

لہذا یہ حدیث صحیح ہے اس پر کوئی اعتبار نہیں جب کہ اس کی تائید میں ایک اثر سیدہ عائشہ سے بسند صحیح مروی ہے ۔

" عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت : (سَلُوا اللّٰہَ کُلَّ شَیْءٍ حَتَّی الشِّسْعَ ، فَإِنَّ اللّٰہَ إِن لَّمْ یُیَسِّرْہُ لَمْ یَتَیَسَّرْ) "

(مسند ابی یعلی (4560) 45'8/44، المطالب العالیہ 3/232 (3353) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ص 128 (355) شعب الایمان 2/42 (1119) مجمع الزوائد 10/229 (17222)

نے فرمایا : ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مانگو یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی بے شک اللہ تعالیٰ اگر اس کو آسان نہ کرے تو وہ آسان نہیں ہوتا ۔ "

2/41 (1118)

حدیث 2

ئت کی حقیقت)

من ابن عباس ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم : ماشئت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أجعلتنی للہ عدلا ؟ بل ماشاء اللہ وحدہ "

(مسند احمد 1/214'224'283'347 بیہقی 3/217 فتح الباری 11/540 عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (988) الادب المفرد (804) ابن السنی (667) تاریخ بغداد 8/105)

ہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا : جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کی قسم تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے بلکہ جو اللہ اکیلا چاہے ۔

روایت اجلح عبداللہ کی وجہ سے حسن ہے ۔ یہ حدیث اس طرح بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

م فلا یقل : ماشاء اللہ وشئت ، ولکن لیقل : ماشاء اللہ ثم شئت "

(صحیح ابن ماجہ ، کتاب کفارات ، باب النھی ان یقال ماشاء اللہ وشئت 2/200 سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (136'139'1093)

ں سے کوئی حلف اٹھائے تو نہ کہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں لیکن یوں کہے جو اللہ چاہیں پھر آپ چاہیں ۔ "

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ وہ اہل کتاب کے ایک آدمی سے ملا ہے اس نے کہا : تم اچھی قوم ہو اگر تم شرک نہ کرو تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں ۔

ں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا :

" أَمَا وَاللّٰہِ إِنْ کُنْتُ لَأَعْرِفُہَا لَکُمْ قُولُوا : مَاشَاءَ اللّٰہُ ، ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ "

تم میں اس بات کو جانتا ہوں یوں کہا کرو جو اللہ چاہے پھر محمد چاہیں ۔ "

(صحیح ابن ماجہ ، کتاب کفارات ، باب النھی ان یقال ماشاء اللہ وشئت 2/200 سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (137) مسند احمد 5/393 عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (985)

یعنی اللہ کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک نہ بناؤ بلکہ اللہ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرو اس لیے کہ اللہ کا کوئی ہمسر نہیں سب اس کے بندے ہیں ۔

5/72 ۔ (2702)

ہ جہینہ کی ایک عورت قتیلہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا تم شرک کرتے ہو اور حصہ دار بناتے ہو تو کہتے ہو جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں اور تم کہتے ہو کعبہ کی قسم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ جب حلف کا ارادہ کریں تو کہیں :

ورب الکعبۃ ، ویقول أحدہم : ماشاء اللہ ثم شئت "

کی قسم اور ان میں سے ہر کوئی کہے جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں ۔ "

(عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (986) سنن النسائی ، کتاب الایمان ، باب الحلف بالکعبۃ (3782) مسند احمد 6/371'372 مستدرک حاکم 4/297

(3) تیسری حدیث :

نت مولاہ فعلی مولاہ)

ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کئی ایک صحابہ کرام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

" من کنتُ مولاہُ ، فعلیٌّ مولاہُ ، اللھمَّ والِ من والاہُ ، وعادِ من عاداہُ "

میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے اے اللہ جو علی سے دوستی لگائے تو بھی اسے دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ ۔ "

(مسند احمد 5/419، 1/84، 119، طبرانی کبیر (4052) مجمع الزوائد 9/128 (14610) مسند بزار (2519) کتاب السنۃ لابن ابی عاصم باب من کنت مولاہ فعلی مولاہ 2/590 ابن حبان (2205) ترمذی (3712) طبقات ابن سعد ، مشکل الآثار ، البدایہ والنھایۃ ، حلیۃ الاولیا ، تاریخ

ورہ بالاحدیث کا مفہوم اس کے الفاظ سے بالکل واضح ہے کہ یہاں مولی سے مراد دوست ہے یہاں مولی سے مراد خلیفہ بلافصل ہے اور نہ ہی مشکل کشا اور حاجت روا۔ بلکہ خلیفہ بلافصل ابو بکر صدیق ہیں اور مشکل کشا اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ جو ہر کسی کے نفع و نقصان کا مالک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

۱۰۷... سورۃ یونس

تمہیں کوئی تکلیف پہنچا دے تو اسے دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر وہ آپ کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ "

آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ مشکل اور مصیبت کو دور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ ایک اور مقام پر فرمایا :

٦٢... سورۃ النمل

ب پکارے تو اس کی پکار کو قبول کرکے کون مصیبت کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمیں کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (جو مشکل حل کرے) تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ "

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا :

فَاسْأَلِ اللَّهَ, وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ, وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ "

(مسند احمد 303'1/293، ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ (2516) بحوالہ مشکوۃ (5302)

ب بھی تو سوال کرے اللہ سے سوال کر اور جب بھی تو مدد طلب کرے اللہ سے مدد طلب کر۔ یقین کرلے بلاشبہ اگر ساری امت اس بات پر جمع ہو جائے کہ وہ تجھے کسی چیز سے نفع پہنچائے تو وہ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر ساری امت تجھے نقصان پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے تو

ع سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کے نفع و نقصان کا مالک مشکل کشا اور حاجر روا صرف اللہ کی ذات ہے کائنات میں سے کوئی فرد بھی کسی سے نفع و نقصان کا مالک نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بات سمجھا دی کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص بھی خو

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب العقائد والتاریخ۔ صفحہ 34

محدث فتویٰ